رجسٹرڈ ایل ۱۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے	عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا	اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپیہ

فہرست مضامین

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا - (الہام مسیح موعود)

جلد ۶	۴ - مارچ ۱۹۱۹ء	سہ شنبہ	یکم جمادی الاخری ۱۳۳۷ھ	نمبر ۶۷

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۷ - فروری کو دار الامان میں واپس تشریف لے آئے ۲۸ فروری کے خطبہ جمعہ میں حضور نے جماعت قادیان کو نصیحت فرمائی کہ تمام احباب جلسہ کے انتظام میں منتظمین کا ہاتھ بٹائیں - یہ خطبہ آپ انشاء اللہ اگلے پرچہ میں ملاحظہ فرمائیں گے -

۲ مارچ کی شام کو طلباء مدرسہ احمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تشریف آوری کی خوشی میں حضور کی معہ چند دیگر اصحاب کے دعوت کی -

اخبار احمدیہ

بنگال میں تبلیغ

مولانا سید محمد عبد الواحد صاحب مبلغ بنگال تحریر فرماتے ہیں

گذشتہ مہینے کی رپورٹ کے آخر میں عرض کر چکا ہوں کہ ایک سخت مخالف مولوی بریلی سے یہاں آکر وارد ہوا ہے - اور مخالفین کو اپنی مخالفانہ باتوں اور مکاریوں سے جوش دلا رہا ہے - اس ملک کا خاصہ ہے - کہ جب کہیں دور دراز ملک سے کوئی مخالف مولوی آجاتا ہے تو یہاں کے خاص و عام مخالف اُس کو ایک غنیمت کبریٰ سمجھ کر اپنے سر پر اُٹھا لیتے ہیں اور اس ذریعہ سے خدا و تنظیم بجا لاتے ہیں اور اسکو لیکر مخالفین اس قدر اُچھلنا کودنا شروع کر دیتے ہیں - کہ اس طوفان بے تمیزی میں عوام الناس کو سنبھالنا مشکل پڑ جاتا ہے -

مباحثہ کی بات درمیان میں آئی اور سورات مخالفین کے فرستادوں کے ساتھ مباحثہ کی گفتگو ہونے لگی اور شرائط مباحثہ میں بحث شروع ہوئی - مخالفین شرائط ضروریہ ولابدیہ کو قبول نہیں کرتے اور اپنی طرف سے ایسی شرائط پیش کرتے جو ہماری طرف سے قابل قبول نہیں تھیں -

شرائط کے تصفیہ کے دوران میں میں بیمار ہو گیا اور مولوی ظل الرحمٰن کو سخت دبل ہو گیا - لیکن مخالفین کے ساتھ شرائط مباحثہ میں گفتگو ہوتے ہوتے جو کئی دن کا وقفہ مل گیا - اس فرصت میں خاکسار کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کسیقدر درست ہوگئی - اور مولوی ظل الرحمٰن صاحب

کا دخل ہی ختم ہونے میں آیا اور قریب صحت کے پہنچ گیا۔ پس خاکسار نے مخالفین کو چیلنج دیدیا اور تاریخ مقرر کرنے کو کہدیا۔ اس وقت مقام سرائی کے مخالفین پسپا ہو گئے۔ اور مباحثہ کرانے کی طرف رخ نہ کیا بعد اس کے مقام نشائی میں وہاں کے چند اصحاب نے مباحثہ کرانا چاہا مگر یہ لوگ بھی ان کے مولوی کی رضامندی کے بغیر بحث نہ کرا سکے۔ اس کے بعد خاص مقام برہمن بڑیہ کے مخالفین اشرار جو مخالفت اور دہریت میں انتہا درجہ میں پہنچے ہوئے ہیں مباحثہ کی تیاری بڑی دھوم دھام سے کرنے لگے اور انہوں نے شرائط بھی قبول کر لئے۔ یہاں تک کہ شرائط تحریر ہو کر دونوں طرف کے دستخط بھی ہو گئے۔ اور چونکہ ان شرائط کی رجسٹری کرانا مد نظر تھا۔ اس لئے ہم لوگ رجسٹری آفس میں جانیکو تیار تھے۔ اور کثرت سے لوگ اطراف و جوانب سے آکر مقام برہمن بڑیہ میں جمع ہو گئے تھے کہ اسی اثناء میں مخالفین کے ایک سرغنہ ممبر نے مباحثہ کرنے سے یکسر صاف انکار کر دیا اور کہا کہ ہم اپنے پیش کردہ مولوی صاحب کے ذریعہ مباحثہ نہیں کرا دینگے دوسرا کوئی مناظر بلا کر مباحثہ کرا دینگے۔ اور اس کے لئے مولوی غلام جیلانی پنجابی کا نام لیا جو ضلع کیمل پور کا رہنے والا ہے اور کبھی اس ملک میں آیا کرتا ہے۔ اور ایک سخت دریدہ دہن مخالف ہے۔

غرض اسی بہانہ سے مباحثہ کی نمان رد کر لیا ہے اس قدر کارروائی سے ہمارا کچھ نقصان نہیں ہوا ہے بلکہ ہماری طرف کا غلبہ بھی اکثر عام لوگوں پر ظاہر ہوا۔ بعض غیر احمدی سلسلہ حقہ کی صداقت کی طرف مائل ہو گئے فالحمد للہ علی ذالک۔ آئندہ بھی ایک مقام کے لوگ مباحثہ کرانے کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ معلوم نہیں انجام کیا ہو بہرحال حق کے رعب سے تو مخالفین مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتے ہیں اس کا شکریہ کہاں تک ادا ہو سکتا ہے۔ ثم الحمد للہ ثم الحمد للہ

یہ نرالی ہوئی بات ہے کہ ہمارے مخالفین شور و شرابے ہم پر غلبہ پانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ لیکن جب ان کو معقول طریق سے بحث کیلئے کہا جاتا ہے تو کبھی ادھر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تشریف آوری

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بروز ۲۷ تاریخ لاہور سے روانہ ہو کر اسی دن ۲ بجے شام کے قریب دارالامان رونق افروز ہوئے۔ سٹیشن لاہور پر بہت سے احمدی احباب کے علاوہ جناب سید عبدالقادر صاحب ایم۔ اے پروفیسر تاریخ اسلامیہ کالج لاہور معہ چند رفقاء کے آئے اور گاڑی کی روانگی تک تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ٹھہرے رہے۔ حضور کے گاڑی میں سوار ہونے کے وقت جناب سید صاحب موصوف اور ان کے ہمراہیوں نے حضور کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ اور نہایت تپاک کے ساتھ مصافحہ کر کے رخصت ہوئے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا مارٹن ہسٹاریکل سوسائٹی اسلامیہ کالج لاہور میں جو لیکچر ہوا اس کے متعلق انشاء اللہ آئندہ پرچہ میں مفصل لکھا جائیگا

ضلع گورداسپور میں تبلیغ

شیخ چراغ دین صاحب مبلغ نے ۸ فروری سے ۱۲ فروری تک ضلع گورداسپور کے بعض دیہات میں تبلیغی دورہ کیا۔ بعض مقامات پر جہاں کی جماعتوں میں دینی امور کی طرف سے سستی نظر آئی ان کو متنبہ کیا۔ اور بعض میں غیروں کو امر حق کی تبلیغ کی گئی۔

آسٹریلیا

ہمارے مبلغ حسن موسیٰ خان صاحب آسٹریلیا میں خوب تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ آپ ایک لمبے عرصہ سے مرض زکام و درد سر میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے۔

درخواست دعا

خلیل الرحمٰن صاحب سانا نہ سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کی والدہ کے لئے دعا کی جاوے۔

نماز جنازہ

منشی سراج الحق صاحب پٹیالہ کی والدہ اور برادر محمد رحمت اللہ صاحب کی ہمشیرہ فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

اعلان نکاح

۲۰ فروری کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے شیخ فتح محمد صاحب سیالکوٹی کے لڑکے صالح محمد صاحب کا نکاح شیخ مرغوب احمد صاحب بیرسٹر کی لڑکی برکت بی بی سے مبلغ پانصد روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

یکم مارچ کا الفضل وی پی

الفضل ۲۲ فروری صفحہ ۲ کی اطلاع کے مطابق یکم مارچ کا الفضل وی پی کیا گیا ہے۔ جو خریداران الفضل کی خدمت میں پہنچ چکا ہوگا۔ میری گذارش یہ ہے کہ آپ صاحبان میں سے کوئی اس قلیل رقم کے وی پی کو واپس کر کے بجائے اعانت کے نقصان نہ پہنچائیں باوجود اس کے جو صاحب واپس فرماوینگے وہ ارکے ٹکٹ بھیج کر ۴ مارچ کا پرچہ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح کے بریڈلا ہال والے لیکچر کی رپورٹ درج ہے منگوالیں اور یہ بھی تحریر فرمادیں کہ یہ روپیہ کس تاریخ کا الفضل وی پی کر کے ان سے وصول کیا جائے۔ اگر بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں تو عین نوازش (منیجر الفضل قادیان)

اشعار کا بستہ

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولف چٹھی مسیح ساکن ترگڑی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے قیام لاہور کے دوران میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ وہاں پر آپ کے اشعار کا بستہ جس کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ وہ میری عمر بھر کے مختلف طور کے اشعار کا مجموعہ تھا۔ جو ابھی غیر مطبوعہ تھے، گم ہو گیا۔ اگر وہ بستہ کسی لاہور کے احمدی بھائی کو ملا ہو تو وہ لاہور میں ہی جناب مولنا غلام رسول صاحب راجیکی کو دیدیں ورنہ قادیان میں منشی فخر الدین صاحب ملتانی کے پاس بھیجدیں۔ احباب توجہ سے تلاش کریں

نیز مولوی صاحب موصوف ... اشعار ... بہت احسان ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۴۔ مارچ ۱۹۱۹ء

امیر کابل کا قتل

آخر وہ خبر جو کئی ماہ سے آوازۂ خلق بن رہی تھی۔ نقارۂ خدا ثابت ہوئی۔ اور سرکاری طور پر امیر کابل حبیب اللہ خاں صاحب کے مارے جانے کی خبر شائع ہو گئی چنانچہ ۲۴۔ فروری ۱۹۱۹ء کی سرکاری اطلاع جو دہلی سے شائع کی گئی ہے۔ یہ ہے کہ

"ہز ایکسلنسی وائسرائے کو نائب السلطنت شاہزادہ نصر اللہ خاں بہادر کی ایک چٹھی موصول ہوئی ہے جس میں وہ اپنے برادر گرامی قدر ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خاں سراج الملت والدین۔ فرمانروائے دولت خداداد افغانستان کے جلال آباد کے متصل ایک نامعلوم قاتل کے ہاتھ سے مقتول ہونے کی خبر دیتے ہیں"

اس خبر کو سنکر جہاں ہمیں ایک ایسے والئے ملک کے نہایت بیدردی کے ساتھ قتل کئے جانے پر افسوس ہوا جس کے دل میں ہماری گورنمنٹ عالیہ کے متعلق وفادارانہ جذبات تھے وہاں ہماری توجہ خدا تعالے کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلم سے نکلے ہوئے ان الفاظ کی طرف بھی گئی۔ جو آپ نے بطور پیشگوئی اس وقت فرمائے جبکہ ان قتل ہونے والے امیر صاحب کے زمانہ حکومت میں حضرت مولنا مولوی سید عبد اللطیف صاحب کو اس وجہ سے سنگسار کیا گیا کہ انھوں نے کیوں خدا کے سچے رسول اور مسیح موعود کو قبول کیا۔ حضرت سید عبد اللطیف ایسے متقی اور پاکباز انسان کا قتل جن کے اتقا اور پرہیزگاری کے حضرت مسیح موعود کو قبول کرنے سے قبل کے زمانہ میں وہ لوگ خود قائل تھے جن کے بے رحم اور ناخدا ترس ہاتھوں نے آپ کے نازک اور خوف خدا سے گداز جسم پر نہایت بے دردی سے سنگ باری کی کوئی ایسا واقعہ نہ تھا کہ خدا تعالے کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود کو اس کا صدمہ نہ ہوتا۔ اور آپ کے قلب پر اس کا غیر معمولی اثر نہ پڑتا۔ پڑا اور ایسا پڑا کہ آپ نے "تذکرۃ الشہادتین" کے نام سے جو کتاب لکھی وہ نہایت ہی دردانگیز اور رقت آمیز ہے اور اس میں آپ خدا تعالیٰ کے ان الہامات کا ذکر کرتے ہوئے جن میں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب اور ان کے شاگرد عبد الرحمن صاحب کے شہید ہونے کی خبر دی گئی تھی۔ جو واقعہ شہادت سے تئیس سال پہلے براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے تھے تحریر فرماتے ہیں کہ

"اس تمام وحی الٰہی میں یہ سمجھایا گیا ہے۔ کہ صاحبزادہ عبد اللطیف مرحوم کا اس بے رحمی سے مارا جانا۔ اگرچہ ایسا امر ہے۔ کہ اس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے (وما رئینا ظلما اغیظ من ھذا) لیکن اس خون میں بہت برکات ہیں۔ کہ بعد میں ظاہر ہونگے اور کابل کی زمین دیکھ لیگی کہ یہ خون کیسے کیسے پھل لائیگا۔ یہ خون کبھی ضائع نہیں جائیگا۔ پہلے اس سے غریب عبد الرحمن میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا۔ اور خدا چپ رہا۔ مگر اس خون پر اب وہ چپ نہیں رہیگا۔ اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہونگے۔

چنانچہ سنا گیا ہے۔ کہ جب شہید مرحوم کو ہزاروں پتھروں سے قتل کیا گیا تو انھیں دنوں میں سخت ہیضہ کابل میں پھوٹ پڑا۔ اور بڑے بڑے ریاست کے نامی اس کا شکار ہو گئے۔ اور بعض امیر کے رشتہ دار اور عزیز بھی اس جہان سے رخصت ہوئے۔ مگر ابھی کیا ہے۔ یہ خون بڑی بے رحمی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور آسمان کے نیچے ایسے خون کی اس زمانہ میں نظیر نہیں ملیگی۔ ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بیدردی سے قتل کر کے اپنے تئیں تباہ کر لیا۔ اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی۔ کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے" صفحہ ۷۲

پھر حضرت مسیح موعود اسی کتاب میں ایک اور جگہ صفحہ ۵۰ پر لکھتے ہیں۔

"شاہزادہ عبد اللطیف کے لئے جو شہادت مقدر تھی۔ وہ ہو چکی۔ اب ظالم کا پاداش باقی ہے انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جھنم لا یموت فیھا ولا یحییٰ۔ افسوس کہ یہ امیر زیر آیت من یقتل مومنا متعمدا داخل ہو گیا۔ اور ایک ذرہ خدا تعالیٰ کا خوف نہ کیا۔ اور مومن بھی ایسا مومن۔ کہ اگر کابل کی تمام سرزمین میں اس کی نظیر تلاش کی جائے۔ تو تلاش کرنا لاحاصل ہے"

حضرت مرزا صاحب کے قلم حقیقت رقم سے نکلے ہوئے مندرجہ بالا دونوں حوالے سامنے رکھ کر امیر کابل کے قتل کی خبر پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ سرزمین کابل میں صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کتنا بڑا نشان ظاہر ہوا ہے۔ اور وہ ظلم جو حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب کو قتل کرنے سے کیا گیا تھا۔ اس کی پاداش میں کیا ظہور پذیر ہوا ہے۔

امیر کابل کے متعلق لنڈن سے ۲۴۔ فروری کی جو خبر موصول ہوئی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ

"اس قتل کا سبب اس وقت تک کچھ معلوم نہیں ہو سکا اور نہ اب تک کوئی گرفتاری عمل میں آئی ہے"

تعجب ہے کہ تا حال اتنے بڑے انسان کے قتل کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ اور نہ ہی اس کے متعلق کوئی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ جس سے اندازہ لگایا جا سکتا کہ آئندہ کیا کچھ ظہور میں آنے والا ہے لیکن اس میں کلام نہیں کہ جلد یا بدیر غیر معمولی واقعات ظاہر ضرور ہونگے۔ اور وہ سرزمین جس میں خدا تعالے کے ایک پیارے انسان کو نہایت بیدردی اور بیرحمی کے ساتھ محض اس لئے قتل کیا گیا کہ اس نے خدا کے فرستادہ کو کیوں قبول کیا۔ وہ دیکھ لیگی

افغانستان میں خدا کا ایک جلالی نشان

وہ خدا جو بڑی قدرتوں اور جلال والا خدا ہے جب کبھی اُس نے اپنی ہستی کے ثبوت کے لئے انبیاء مبعوث فرمائے۔ تو ساتھ ہی اُن کے منجانب اللہ ہونے کی تصدیق میں آیات بینات عطا فرمائے یعنی وہ پیشگوئیاں جو سرچشمہ غیب سے انھوں نے بذریعہ وحی خدا حاصل کر کے مخلوق خدا کو سالہا سال قبل سنائیں۔ وہ اپنے وقت پر اس کمال صفائی سے پوری ہوئیں کہ جن سے ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی ہستی اور دوسری طرف انبیاء کا منجانب اللہ ہونا حق الیقین تک پہنچ گیا۔ چنانچہ اسی سنت مستمرہ کے موافق زمانہ موجودہ میں جبکہ تمام ادیان میں خدا کی ہستی اور انبیاء کے معجزات اور نشانات محض بطور قصہ اور افسانہ رہ گئے تھے۔ اور کسی قوم کے ہاتھ میں تازہ ثبوت اس معیار کے موافق نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں قرآن کریم کی اتباع اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ایک شخص کو سرزمین ہند قریہ قادیان سے کھڑا کیا۔ جس کا نام احمد جری اللہ ہے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود و امام مہدی موعود نبی اور رسول اللہ کے خطابات دیئے۔ اور اُس کو جری اللہ فی حلل الانبیاء کر کے بھیجا۔ اور ایک قلیل عرصہ میں لاکھوں کی جماعت اطراف عالم میں اس کو عطا فرمائی۔ اور بڑے زبردست نشانات اور آیات مبین اُن کے ذریعہ ظاہر کئے۔ اور وہ نشانات بہ لحاظ اپنی کیفیت و کمیت کے کسی سابق نبی کے آیات مبین سے کم نہیں۔ بلکہ بعض کے نشانات سے باستثنائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھ چڑھ کر ہیں۔ ابھی ہم نے اُن نشانات کو زبردست رنگوں میں پورا ہوتے دیکھا۔ ابھی چند سالوں سے وہ انقلاب عظیم جو عالمگیر جنگ کی شکل میں نمایاں ہوا ہماری آنکھوں کے سامنے بڑے زور شور سے ظہور میں آیا۔ اور وہ نئی قسم کی عالمگیر وبا جس کے متعلق اُس مبارک انسان نے خدا کی وحی سے خبر پا کر پیشگوئی کی تھی اور جس نے تمام دنیا کے ممالک شہروں۔ خاندانوں اور افراد کو دخان مبین کی طرح گھیر لیا اور کروڑوں انسانوں کو تباہ کر گئی ظہور میں آئی۔ اور اہل بصیرت کے لئے عبرت کا مقام بنی۔ پھر جنگ طرابلس و بلقان سلطنت ترکی کی فتح و شکست اور ترکوں کا آخر کار مغلوب ہونا اور سلطان عبد الحمید خان کا اپنی قوم کے غداروں کے ہاتھوں سے خستہ حال ہونا ایسے نشانات ہیں جو اُس کی پیشگوئی کے مطابق پورے ہوئے۔ اور اُس کے منجانب اللہ ہونے کی تصدیق کی۔ کسرائے فارس یا محمد علی شاہ ایران کی تباہی اور ایران کے مصائب کی خبر اُس نے خدا سے وحی پا کر قبل از وقت ان الفاظ میں دی "تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد" اور چند ہی سالوں میں وہ نشانات پورے ہوئے۔ تقسیم بنگال ہندوستان میں بنگالیوں کی بے چینی کے ظہور پر جب کہ ان کو وزیر ہند سے بھی یہی جواب ملا کہ لارڈ کرزن کی تقسیم بنگال بحال رہیگی۔ تو خدا کے اس نبی نے قبل از وقت نبوت کی کہ ایسا نہیں۔ بلکہ بنگالیوں کی دلجوئی کی جائیگی۔ چنانچہ ۱۲۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء کو بمقام دہلی اعلیٰ حضرت جارج پنجم قیصر ہند نے اپنے اعلان میں عین اُس وقت جبکہ ارکین سلطنت میں سے کسی کو بھی توقع نہ تھی وزیر ہند کے فیصلے کو منسوخ کر دیا۔ اور تقسیم بنگال میں وہ ترمیم جس سے کہ بنگالیوں کی دلجوئی ہو سکتی تھی کی گئی اور خدا کے نبی کی نبوت کو اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے قیصر ہند نے پورا کر دیا۔

ابھی تازہ واقعہ سلطنت روس اور زار روس کا ہماری آنکھوں کے سامنے ظہور میں آیا جس کی پیشگوئی خدا کے مرسل نے وحی خدا سے یوں کی۔ کہ ایک بڑا انقلاب آنے والا ہے۔ جس میں زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحال زار۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے موجب وہ شہنشاہ جو زار روس کہلاتا تھا اور ایشیا کے ایک ثلث اور دنیا کے چہارم حصہ کا خود مختار بادشاہ تھا۔ وہ اپنے تخت سے معزول کیا گیا اور سال سے کچھ زائد حصہ گوناگوں مصائب و شدائد بمعہ خاندان شاہی برداشت کرتا ہوا اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے عزیز فرزند بیٹیوں۔ پیاری بیوی اور خاندان کے ہر اک فرد کی بے عزتی اور تکلیف دیکھتا ہوا چند حقیر سپاہیوں کے ہاتھ سے گولی کھا کر راہ عدم کو سدھارا اور خدا کے مسیح کی صداقت کی شہادت دے گیا۔

یہ وہ نشانات ہیں جو سرزمین یورپ روم ایران و ہندوستان میں ظاہر ہوئے۔ مگر اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے سرزمین افغانستان کو بھی اپنے آیات بینات سے محروم نہ رکھا۔ بلکہ اُس کے متعلق بھی خدا تعالیٰ کے نبی کے منہ سے بعض نبوتیں جو بڑی ہیبت ناک اور زبردست تھیں بادشاہ افغانستان و سلطنت افغانستان اور ارکین سلطنت کے متعلق بذریعہ اپنی پاک اور سچی وحی کے نکلوائیں۔ جو سنہ ۱۹۰۴ء میں دنیا میں شائع کی گئیں تا کہ اپنے وقت پر پوری ہو کر خدا کے مسیح کی سچائی کی شہادت دیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے نبی پر ایسی پیشگوئیاں افغانستان کے متعلق کیوں ظاہر کیں۔ ان کا سبب وہ واقعہ ہائلہ ہے جو سنہ ۱۹۰۳ء میں وقوع میں آیا۔ یعنی جب صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رئیس خوست جو کہ افغانستان کے ایک بڑے عالم متقی اور سجادہ نشین تھے پنجاب میں آ کر حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے اور افغانستان کو مراجعت فرمائی۔ تو امیر حبیب اللہ خان بادشاہ کابل کو خدا کے مرسل کا پیغام بذریعہ خطوط پہنچایا۔ اور شاہ قاضی عبد القدوس خان اور خان ملا یا شیخ الاسلام کابل اور محمد حسین خان بریگیڈیر جنرل وغیرہ کو تبلیغی خطوط لکھے۔ اس پر جب سردار نصر اللہ خان

صاحب کو اطلاع ہوئی تو حضرت صاحبزادہ صاحب کو کابل بلا لیا گیا - اور علمائے اسلام نے اپنے شیخ الاسلام خان ملا کی زیر صدارت حضرت صاحبزادہ صاحب پر فتویٰ کفر دیدیا - اور اُن کو واجب القتل گردانا -

امیر حبیب اللہ خان صاحب نے باوجود اُن تعلقات کے جو اُن کو حضرت صاحبزادہ صاحب سے بحیثیت شاگرد تھے - یا یہ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب ایک بڑے متقی عالم اور خداترس انسان تھے - یا کہ اُنکو بحیثیت بادشاہ اسلام ہونے کے ایک دینی تنازعہ کا بڑے عدل اور انصاف اور لا اکراہ فی الدین کو مدنظر رکھ کر کامل تحقیق و غور کرنا چاہیئے تھا اُنھوں نے نہایت تساہل سے کام لیا - اور ڈاکٹر عبد الغنی و مولوی نجف علی وغیرہ پنجابیوں کی غلط بیانیوں پر اعتبار کر کے حضرت صاحبزادہ صاحب کو ترک احمدیت پر آمادہ کرنے کی سعی کی اور جب صاحبزادہ صاحب نے ترک حق سے انکار کیا اور درخواست کی کہ مجھے علمائے افغانستان سے مباحثہ کرنے کی اجازت ہو تو امیر صاحب نے منظور کیا - اور شاہی مسجد میں علمائے افغانستان کے منتخب مولویوں اور شیخ الاسلام سے مباحثہ ہوا - اور دشمن گواہ ہیں کہ جب از روئے دلائل قرآنیہ علمائے افغانستان شکست کھا گئے - اور حیات مسیح کے ثبوت سے عاجز آگئے اور تکذیب مسیح موعود کے لئے کوئی معقول دلیل پیش نہ کر سکے مگر اصل کاغذات مباحثہ کہ جس میں تحریری مباحثہ موجود تھا - امیر صاحب کے سامنے پیش نہ کیا - اور نہ ہی اُنھوں نے اُن سے طلب کیا - یہ دوسری غفلت تھی جو ان سے بحیثیت بادشاہ ہونے کے صادر ہوئی - علماء نے متفق ہو کر بغیر ثبوت عوام کالانعام میں مشہور کر دیا کہ "صاحبزادہ صاحب ملامت شد" یہی جملہ امیر صاحب کے کانوں تک پہنچا اور اُنھوں نے اس کو بغیر تحقیق کے تسلیم کر لیا - اور پھر حضرت صاحبزادہ صاحب سے ترک حق پر مصر ہوئے - اور کہ دیا کہ اگر صاحبزادہ صاحب اپنے عقائد کو ترک نہ کریں تو فتوئے علمائے افغانستان دربارہ رجم جو کہ صادر ہو چکا اُس کو وہ روک نہیں سکتے اگر ہو سکتا ہے - تو یہی کہ صاحبزادہ صاحب مرزا صاحب سے روگرداں ہوں حضرت صاحبزادہ صاحب نے صاف لفظوں میں جواب دیا کہ جس کو میں نے مانا ہے - وہ خدا کا فرستادہ ہے - اور قرآن اُس کی صداقت پر شاہد ہے - اور دلائل قرآنیہ نے مجھکو اُس پر ایمان لانے کے لئے مجبور کیا ہے سو جب تک کسی طرح صحیح دلائل سے مجھ کو جواب نہ دیا جائے - میں ایک صادق کے دامن کو نہیں چھوڑ سکتا - اگرچہ مارا بھی جاؤں - امیر نے یہ صاف جواب پا کر حضرت صاحب زادہ صاحب موصوف کو سردار نصر اللہ خان اور مولویوں کے حوالہ کر دیا - وہ لوگ اُن کو شہر کابل سے باہر لے گئے - اور طوق اور زنجیر جن میں ان کا نازک بدن جکڑا ہوا تھا الگ کر دیئے - پھر زمین میں آدھا گاڑ کر نصر اللہ خان نے پہلے اور علماء نے بعد اور پھر عوام کالانعام نے اُن کی تقلید میں اُن پر پتھر برسائے - اور صاحبزادہ عبد اللطیف کلمہ شہادت اور توفنی مسلما والحقنی بالصالحین پڑھتے ہوئے مرفوع الی اللہ ہوئے - انا للہ و انا الیہ راجعون - اپنی جان کو حق کی راہ میں قربان کرتے ہوئے اپنے مولا سے جا ملے -

پھر اس پر بس نہ کی گئی - بلکہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی لاکھوں کی جائداد واقع خوست ضبط کر لی گئی اور اُن کے بال بچوں کو خوست سے کابل اور وہاں سے مزار شریف جلاوطن کر دیا گیا اور آٹھ سال کے بعد پھر اُن کو واپس کابل بلا لیا گیا - اور آج تک وہ زیر حراست ہیں -

جس روز حضرت صاحبزادہ صاحب شہید کیئے گئے - اس سے دوسرے دن کی صبح کو کابل میں ہیضہ پھوٹ پڑا - سردار نصر اللہ خان کی بیوی اور ایک بچہ اُس کا شکار ہوئے - اور چار سو کے قریب آدمی ہلاک ہوئے - خان ملا اور دیگر ملا بھی کیفر کردار کو پہنچے - اور ڈاکٹر عبد الغنی مع اپنے بھائی نجف علی کے وہ سابقہ عزت اور عظمت کھو کر بلائے زندان میں ایسے عذابوں اور دکھوں میں گرفتار ہوئے کہ آج تک اُن کو رہائی نہ ہوئی - اور نہ ہی رہائی کی اُمید ہو سکتی ہے - ڈاکٹر کا فرزند قتل کیا گیا اور اُسکی بیوی بروقت مراجعت ہندوستان لنڈی کوتل میں مر گئی اور لوگوں کے چندوں سے لاش کی تجہیز و تکفین ہوئی -

یہ اُن لوگوں کا حال ہوا جو اس قتل کے بانی اور اسباب تھے - مگر ایک بڑا نشان باقی تھا جس نے اپنے وقت پر پورا ہونا تھا - اور جس کی حضرت مسیح موعود نے ان لفظوں میں خبر دی تھی کہ "کابل کی زمین دیکھ لیگی - کہ یہ خون کیسے کیسے پھل لائیگا - یہ خون کبھی ضائع نہیں جائیگا - پہلے اس سے غریب عبد الرحمن میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا اور خدا چپ رہا - مگر اس خون پر وہ چپ نہیں ہو گا اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہونگے" ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بیدردی سے قتل کر کے اپنے تئیں تباہ کیا اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تجھ پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا اے بدقسمت زمین تو خدا کی نگاہ سے گر گئی - تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے - (تذکرہ صـ ۲)

"شہزادہ عبد اللطیف کے لئے جو شہادت مقدر تھی - وہ ہو چکی - اب ظالم (امیر حبیب اللہ خان) کا پاداش باقی ہے - انه من یات ربه مجرما فان له جهنم لا یموت فیها ولا یحیی

افسوس یہ امیر زیر آیت من یقتل مومنا متعمدا داخل ہو گیا - اور ایک ذرہ بھی خدا کا خوف نہ کیا - اور مومن بھی ایسا مومن کہ اگر کابل کی تمام زمین سے اُس کی نظیر تلاش کی جائے تو لاحاصل ہے" - (تذکرہ صـ ۵۸) یہ وہ خبر ہے جو خداتعالیٰ نے اپنی وحی سے اپنے مسیح کو دی جس میں بادشاہ کابل کا انجام تباہی اور ہلاکت بتایا گیا - اور ساتھ ہی یہ پیشگوئی بھی وحی الٰہی سے کیگئی - کہ ریاست کابل میں عنقریب ۸۵ ہزار

آدمی ہلاک ہونگے۔ اور یہ اور اسی قسم کی بعض پیشگوئیاں میرے مکرم و معظم بھائی قاضی محمد یوسف صاحب نے حال ہی میں ایک نظم میں بذریعہ اخبار الفضل شائع کیں جن میں سے چند اشعار یہ ہیں ؎

شاہ کابل کی ریاست میں مرینگے عنقریب
آدمی انکی رعایا میں سے پچاسی ہزار
شہر کابل میں ہمارا مولوی عبداللطیف
احمدی ہونے کے باعث ہو چکا ہے سنگسار
خانداں مظلوم کا پابند جولانِ گراں
خوست سے خارج ہوا املاک سے بے اختیار
شاہ نے شاہی کے نشے میں کیا ظلم عظیم
اس کے باعث آتے ہیں اب سیہ دن تار تار
آہ جو مظلوم پر ہوتا تھا۔ وہ تو ہو چکا
لیکن اب باقی ہے ظالم آپ بھی پڑنی ہے مار
شاہ اور ان کے اراکین جو شریک ظلم تھے
اس کے جنازہ میں ہوتا ہے انھوں نے اب شکار

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ان تمام پیشگوئیوں کے مطابق وہ بڑا نشان اس طرح ظاہر کیا۔ کہ امیر حبیب اللہ خاں جو حال میں جلال آباد کی طرف دورے پر آیا تھا۔ اور اپنی سرحد کی گشت کر رہا تھا بمقام لالمغان ۲۰۔ فروری ۱۹۱۹ء کو اپنے خیمے میں سوتے ہوئے تین گولیاں چھاتی میں کھا کر مارا گیا۔ اور اپنے ہاتھوں جس ہلاکت کا بیج ۱۹۰۳ء میں بویا تھا ۱۹۱۹ء میں اس کا ثمرہ حاصل کیا۔ اہل بصیرت کے لئے جائے عبرت ہے۔ اور غور کرنے والوں کے لئے خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا زبردست ثبوت کاش لوگ خدا تعالےٰ کے ان زبردست نشانوں سے فائدہ اٹھائیں۔ اور دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان کی ہوئی باتیں کس صفائی اور وضاحت کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں۔

(قاضی منظور الحق۔ از اسلامیہ کالج پشاور)

غیر احمدیوں کے بعض مشہور اعتراضات کا جواب

سوال۔ مرزا صاحب کا دعویٰ وحی و الہام کس طرح تسلیم کیا جائے۔ جبکہ شیعہ و سنی میں یہ متفق علیہ مسئلہ ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد تا قیامت وحی کا نزول بند ہو چکا ہے

جواب حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ اگر مسیح موعود و مہدی مسعود ہونے کا نہ ہوتا تو بیشک ہم بھی آپ لوگوں کے ساتھ اس عقیدہ میں متفق تھے لیکن مسیح موعود کے بارے میں نزول وحی و الہام کا عقیدہ نہ صرف ہم لوگوں کا ہی عقیدہ ہے۔ بلکہ سب محققین اسلام کا اور وہ بھی بنصوص بینہ کی بنا پر ہے۔ آپ کو یقین نہ آئے تو ہم کتب معتبرہ شیعہ و سنی سے انشاء اللہ ثابت کر سکتے ہیں پہلے شیعہ صاحبان کو مخاطب کر کے عرض کرتا ہوں کہ اگر بعد پیغمبر صلعم وحی کا آنا خلاف شریعت ہے تو وہ مصحف فاطمہ کس طرح مرتب ہو گیا۔ جو اس قرآن مروج سے دو ثلث زیادہ ضخیم ہے۔ اور جس میں اس قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے؟ دیکھو اصول کافی کتاب الحجۃ اور صافی شرح اصول کافی کو تشریح اس اجمال کی یہ لکھی ہے۔ کہ چونکہ حضرت سیدہ علیہا السلام بعد وفات جناب حضرت سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم نہایت مغموم و غمگین رہتی تھیں تو آپ کی دل آسائی کے لئے جبرئیل تشریف لایا کرتے تھے۔ اور وہ تمام واقعات و حادثات جو قیامت تک ظہور پذیر ہونے والے تھے سب کی تفصیل و اوقات بتلاتے رہتے۔ اور جن کو جناب علی علیہ السلام قلم بند فرماتے رہتے تھے

پھر دریافت کرتا ہوں کہ اگر بعد حضرت صلعم نزول وحی ممتنع ہے۔ تو وہ جو آپ کی حدیثوں میں مذکور ہے کہ مہدی موعود کے دست حق پرست پر سب سے پہلے جو بوسہ دینگے اور بیعت کرینگے وہ جبرئیل ہونگے۔ چنانچہ اصل حدیث بزبان فارسی یوں وارد ہے "پس اول کسیکہ دستش را ببوسد و با او بیعت کند جبرئیل باشد"

دیکھو حق الیقین مطبوعہ ایران صفحہ ۱۴۲ باب رجعت پس اس کا کیا مطلب ہے۔

اب علمائے سنت و الجماعت کو معلوم ہو کہ اگر جبرئیل کا نزول بعد از وفات رسول مقبول صلعم خلاف عقیدہ ملت اسلام ہے۔ تو نواب صدیق حسن خان صاحب نے جو لکھا ہے۔ کہ ایسا خیال کرنا بے اصل محض ہے۔ چنانچہ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔

"آنکہ بر السنہ عامہ مشہور شدہ کہ نزول جبرئیل بسوے ارض بعد موت رسول خدا صلعم موقوف و بے اصل محض است و در چند حدیث نزول او بزمین آمدہ چنانکہ حضور او نزد مائت بر طہارت و لیلۃ القدر و منع دجال از دخول مکہ و مدینہ در خبر آں در مواقع" دیکھو حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱

ترجمہ: اور یہ جو عام لوگوں میں مشہور ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جبرئیل (علیہ السلام) کا نزول زمین پر نہیں ہوگا۔ یہ محض بے اصل بات ہے اور حدیثوں میں اس کے زمین پر نازل ہونیکا ذکر ہے۔ جیسا کہ طہارت پر وفات یافتہ شخص کی موت کے وقت اور لیلۃ القدر میں اترنے اور مکہ و مدینہ میں دجال کو داخل ہونے سے روکنے اور اس کے سوا اور سرے موقعوں پر اس کے اترنے کا ذکر آیا ہے۔

اس کا کیا مطلب ہے۔ فما هو جوابكم فهو جوابنا۔

(باقی آئندہ)

خادم حسین

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

۱۵-۱۶-۱۷- مارچ بروز ہفتہ - اتوار - پیر قادیان دارالامان میں ہوگا -
احباب خاص کوشش اور سعی سے شامل ہوں اور دیگر احباب کو پرزور تحریک کریں

اخراجات جلسہ کا سوال

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حکم سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی تاریخیں ۱۵-۱۶-۱۷- مارچ مقرر ہوئی ہیں۔ گرانی و بیماری وغیرہ وجوہات کے باعث جلسہ دسمبر سے ملتوی کیا گیا - اور گرانی و دیگر مشکلات اس وقت بھی بہت درپیش ہیں۔ مگر جلسہ اب زیادہ عرصہ کے لئے ملتوی نہیں ہو سکتا -

کیونکہ وہ اتحاد جو جلسہ میں احمدیوں کو اپنے خدا کے مقرر کردہ مرکز میں جمع ہونے اور خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کو دیکھنے اور اُس کی نصیحتیں سننے سے حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ تصفیہ و تزکیہ نفس جو جلسہ کے موقعہ پر سال بھر کی سستی و غفلت کے دور ہونے اور ایک تازہ جوش دینی پیدا ہونے سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ معمولی چیز نہیں ہے۔ کہ روپیہ اور دقتوں کے خیال سے چھوڑ دی جائے۔ تکلیفیں اور مشکلات احمدیوں کو دین کے کام سے نہیں روک سکتیں۔ دسمبر کی سخت سردیوں میں ہر عمر و طاقت کے لوگ خدا کے فضل سے ہزاروں کی تعداد میں آتے ہیں۔ جہاں کمزور و نحیف، اور کم استطاعت والے لوگ آتے ہیں وہاں آسودہ حال اور گھروں میں آرام کے عادی احباب بھی دسمبر کی سردی کا سفر اور قادیان کی کچی سڑک کی زحمتیں اس خوشی سے برداشت کرتے ہیں کہ دیکھنے والے حیرت میں پڑ جاتے ہیں بلکہ وہ بھی جوش میں بھر جاتے ہیں۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اس سال احمدی جماعت اس بڑی نعمت سے محروم رکھی جائے اور وہ صیقل جو جلسہ میں اُن کی طبیعت اور قلب میں پیدا ہوتی ہے۔ نہ کی جائے۔ اور سال بھر کے زنگ صاف نہوں

اصل میں جلسہ ایک اہم مقصد اپنے اندر رکھتا ہے۔ اگر سب کو اس کا پورا پورا علم و احساس ہو تو کوئی احمدی اس موقع پر اپنے گھر میں نہ بیٹھے اور بیچین ہو کر قادیان دوڑے۔ بہت ہیں۔ جو اسی طرح دوڑتے ہیں۔ اور کبھی بغیر جلسہ میں آئے نہیں رہتے اس سال بھی ہر جگہ کے احمدیوں سے اس بات کی توقع کی گئی ہے۔ کہ وہ جس قدر بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں آسکتے ہیں۔ آئیں اور اوروں کو خواہ وہ غیر احمدی ہوں یا کسی اور مذہب و ملت کے لوگ ہوں اپنے ہمراہ لانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھیں

غرض اگر خدا نے چاہا۔ تو اس سال کا جلسہ بھی ایک یادگار جلسہ ہوگا۔

مگر جہاں جلسہ کے لئے مہمانوں کی تعداد بڑھانے کے واسطے ہر احمدی کو اپنی اپنی جگہ ذاتی عملی طور پر ایک محرک ایجنٹ کا کام کرنا ہے۔ وہاں ہر ادنیٰ اعلیٰ کے ذمہ جلسہ کے مہمانوں کی مہمان نوازی بھی ہے۔ مہمانوں کو زور دے دے کر بلایا جاتا ہے اور اس لئے اور بھی ضروری ہے کہ ان کے آرام و آسائش کا اچھے سے اچھا انتظام کیا جائے۔ مہمانوں کے آنے کی خوشی میں خاندان کا سب سے بڑا بزرگ بھی اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور معمولی خدمت انجام دینے سے بھی عار نہیں کرتا اور اس خوف سے کہ کہیں مہمان کو تکلیف نہ پہنچ جائے مدت کا احتیاط سے جوڑا ہوا مال بھی خرچ کر کے خوش ہوتے ہیں۔ پس مجھے اُمید ہے۔ کہ ہماری جماعت کے محترم سے محترم بزرگ بھی اس موقعہ پر اُٹھ کھڑے ہونگے۔ اور خود اپنی ذات سے دعوت جلسہ کا پیغام دوسرے لوگوں میں پہنچانے اور نیز مہمانوں کی خاطر و آرام کا سامان بہم پہنچانے میں کم از کم اس قدر فکر و تشویش و تندہی سے کام لیں گے۔ جس قدر کہ وہ کبھی اپنے چند کس نہایت عزیز مہمانوں کیلئے سال میں ایک دفعہ آنے پر کیا کرتے ہیں۔ بلکہ اگر سچ پوچھو تو احمدیوں کو تو اپنی ہستی اور ذات کو مٹا کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اغراض و مقاصد کی تکمیل میں لگنا چاہئے۔ یہ جلسہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت حقہ کے بلائے ہوئے مہمانوں کا ہے۔ تمام جماعت پر ان کی خاطر و مدارات کا حق ہے۔ جو دوست جلسہ میں نہیں بھی آسکتے ہیں وہ بھی گھر بیٹھے جلسے کے کاموں میں حصہ لے کر ثواب حاصل کر سکتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جہاد کرنے والے جو ثواب حاصل کرتے ہیں۔ اُس میں وہ لوگ بھی ضرور حصہ دار ہوتے ہیں۔ جو کسی مجبوری سے جہاد میں نہیں آسکے۔ گر گھر بیٹھے ہوئے مجاہدین کے لئے دعائیں کرتے - اور اُن کی سہولتوں کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ اس طرح جلسہ کے کام میں بچے اور عورتیں بھی گھر بیٹھے ہوئے بہت کچھ حصہ لے سکتے ہیں۔ کہ وہ لوگوں کو تحریک کر کے قادیان بھیجیں چندہ دیں اور دوسروں سے دلوائیں۔ اور مل کر کامیابی سلسلہ کے لئے دعا کریں۔ جو احمدی دوست جلسہ میں شریک ہونگے وہ تو مہمان بھی ہونگے اور میزبان بھی۔ ہر طرح کے ثواب کا اُن کو موقع حاصل ہوگا۔ پس یہ ایک نہایت عظیم الشان کام جماعت کا ہے۔ جس میں کامیابی ہونا سلسلہ کا کامیاب ہونا ہے۔ کیونکہ بحیثیت مجموعی تمام جماعت کے سال گذشتہ کے کام پر غور کرنے اور سال آئندہ کے کام کی تیاری کرنے کا یہی وقت ہے۔

اس وقت جو بڑی ضروریات ہیں ان میں سے ایک اخراجات جلسہ کا فراہم ہونا ہے۔ گرانی کے باعث جو کثیر اخراجات اس جلسہ کے لئے درکار ہونگے ان کا اندازہ ہر جگہ کے احباب خود اپنے ہاں کے حالات سے کر سکتے ہیں۔ مگر قادیان چونکہ ریلوے اسٹیشن سے کچی۔ ریتلی۔ دشوار گذار

سڑک کے گیارہ بارہ میل کے فاصلہ پر ہے اس لئے جو چیز یہاں پہنچتی ہے بہت ہی گراں ہو کر پہنچتی ہے۔ اس لئے اس سال کے جلسہ کے لئے گذشتہ سالوں سے کہیں زیادہ روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ مگر روپیہ کی یہ حالت ہے۔ کہ گذشتہ تین چار ماہ کے چندہ کی ترقی کی رفتار میں کچھ کمی ہو گئی ہے۔ اڑتالیس ہزار قرضہ کی ادائیگی کے لئے جو تحریک کی گئی تھی۔ اس پر گو ابتدا میں احباب نے کسی قدر توجہ کی تھی مگر وہ توجہ زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہی۔ اور ماہ ستمبر کے بعد بہت کم چندے اس مد میں آئے۔ اور دسمبر کے جلسہ کے ملتوی ہو جانے سے دوستوں کی توجہ اور بھی کم ہو گئی۔ بلکہ بہت سی انجمنوں سے معمولی چندے بھیجنے میں بھی کمی واقع ہوئی ہے۔ نئے سال سے جو ضروریات سلسلہ زیادہ ہو گئی ہیں ان کی اطلاع بھی احباب کو ہو گئی ہے۔ مگر اب تک خاطر خواہ ترقی چندہ میں نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ اندیشہ ہے۔ کہ بعض اہم کام جو جاری کر دیئے ہیں رک نہ جائیں۔

پس میں نہایت ادب سے سب محترم بزرگوں کی خدمت میں التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ سب اپنی اپنی جگہ جہاں بہت سے مہمان لانے کے محرک ہوں وہاں فراہمی چندہ میں بھی خاص طور پر کوشش فرمائیں۔ یہ جلسہ کا موقعہ ہے۔ تمام جماعت میں اس وقت تحریک ہو جانی چاہیئے۔ کہ جس قدر بقائے رہ گئے ہیں۔ وہ صاف ہو جائیں۔ اور جلسہ کے لئے خاص طور پر بھی چندے کئے جائیں۔ ۴۸ ہزار کی تحریک کے بھی بہت زیادہ پورے ہونے باقی ہیں۔ بعض بزرگ کوشش و تحریک کرنے سے پہلے ہی بعض رکاوٹوں کا خیال کر کے کہدیتے ہیں کہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے پھر وہ کرتے بھی کچھ نہیں۔ میں نہایت اصرار سے پھر یہ عرض کرتا ہوں کہ ایسے خیالات کے باعث ایسے نازک وقت میں آپ کوشش سے باز نہ آئیں۔ جس میں تحریک اور کوشش کرنا خواہ کتنا ہی تھوڑا چندہ ہو ضروری ہے۔ کیونکہ کچھ نہ کچھ تو ضرور ہو جائیگا۔ اور اسی طرح رفتہ رفتہ انشاء اللہ تعالیٰ زیادہ چندہ بھی ہو سکیگا لیکن قطع نظر چندہ کے صرف تحریک کا ہو جانا بھی فائدہ سے خالی نہیں۔ سب افراد کو ضروریات کا علم ہو جانا بھی مفید ہے۔ کہ اس سے سلسلہ کے اتحاد پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ مشکلات کا علم ہی مشکلات کے حل کرنے کی طرف مائل کرتا ہے۔ پس میں ایک دفعہ اور تمام بزرگان سلسلہ کی خدمت میں نہایت اصرار سے عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں ضرور تحریک فرمائیں۔ اور تاکید فرمائیں کہ حتی الوسع تمام احباب جلسہ میں شریک ہوں اور کوئی فرد بھی ایسا نہ ہے جو معمولی چندوں کے بقائے صاف کرنے کے علاوہ اس جلسہ کے چندہ میں بھی شامل نہ ہو۔ خواہ کتنا ہی کم چندہ کیوں نہ دے۔ جب ہر شخص کچھ نہ کچھ دے گا۔ تو گویا وہ جلسہ کے مہمانوں کا میزبان بنے گا۔ اور اصل یہ ہے کہ تمام جماعت کا جلسہ ہے۔ پس ہر شخص کو کسی نہ کسی طرح اس میں شریک ضرور ہونا چاہیئے یہ بات نہایت دل شکن اور افسوسناک ہے کہ ایک شخص ایک پیسہ چندہ دے سکتا ہے اور وہ اس لئے نہیں دیتا۔ کہ پیسہ کی کیا وقعت ہے۔ بعض اخلاص سے دئے ہوئے پیسے لاکھوں کی برابر ہوتے ہیں۔ اور ان کے اخلاص کی برکت سے وہ خزانے بھرے رہتے ہیں جہاں وہ پیسے جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ ان پیسوں کے اجر سے اس قدر پھولتے پھلتے ہیں۔ کہ کوئی انتہا نہیں رہتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ؎

اگر داری مقدرت ہم عزم تائیدات دیں
لطف کن مارا نظر بر اندک و بسیار نیست

نیازمند

عبد المغنی ...... ناظر بیت المال
و محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

نظم

پھولتا پھلتا رہیگا گلستانِ قادیاں

(از عبد اللطیف خاں صاحب مشتاق بٹالوی چوہدری سب اوورسیر ملٹری ورکس پچ ضلع کوئٹہ بلوچستان)

حشر تک ممکن نہیں یہ عاشقانِ قادیان
ترک کردیں الفت دار الامانِ قادیاں

صاد کرتا ہے صداقت پر مسیح موعود کی
روز روشن کی طرح ہر اک نشانِ قادیاں

جس نے اس پر سر جھکایا بندۂ درگاہ ہوا
باعثِ برکات ہے کیا آستانِ قادیاں

میرے دل کو اور قصوں سے بہت پرہیز ہے
ہمنشیں مجھکو سنا تو داستانِ قادیاں

آشنائے بیکساں ہے حامیٔ بیچارگاں
گوہرِ بحرِ سخاوت میزبانِ قادیاں

اس کو سینچا ہے دعاؤں سے مسیح موعود نے
پھولتا پھلتا رہیگا۔ گلستانِ قادیاں

اس کی شہرت چار دانگ آفاق میں کیونکر نہو
بیش قیمت لعل آگلتی ہے۔ جو کانِ قادیاں

صاف ظاہر کرتے ہیں لطف و غضب اللہ کے
ذلتِ اعدائے نحس اور عز و شانِ قادیان

مجھ کو اس سے عشق ہے اور اسکو مجھ سے جانِ من
قادیاں ہیں ہو رہیاں اور میں ہوں جانِ قادیاں

ارض پاکِ قادیاں پر [illegible]
حضرت احمد پہ نازاں ہے مکانِ قادیاں

کیا کہوں مشتاق مجھکو بھولتا دم بھر نہیں
بھول کر دیکھا تھا اک دم دلستانِ قادیان

سلہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

اخبار کی اشاعت بڑھانے میں احباب خاص طور پر حصہ لیں۔ (مینجر)

احباب کی خدمت میں التماس

چونکہ ایک عرصہ سے میں چند امور ایسے احباب کی تقریر و تحریر میں دانستہ یا نادانستہ ایسے دیکھتا ہوں جن کا ہونا ہمارے واسطے مزیل شان ہے۔ لہذا میں چند ضروری امور بغرض اصلاح گفتگو و طرز تحریر و تقریر درج کرتا ہوں۔ جن کو ضروری طور پر مدنظر رکھا جاوے۔ بعض باتیں ان میں ایسی ہیں جن سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت کے خلفاء اور اہلبیت مسیح موعود کی عزت اور ادب مدنظر ہے۔ اور بعض ایسی ہیں جن سے ہماری گفتگو اور طرز تقریر و تحریر خوبصورت اور شائستہ اور با اخلاق نظر آویگی اور بعض ایسی ہیں جن سے ہماری باہمی تعارف و شناخت ہو گی۔ و تبلیغ کا ایک حصہ ادا ہو سکتا ہے۔

مذہب کا بڑا حصہ اخلاق کا شائستہ کرنا اور طرز گفتگو و طرز عمل و تحریر و تقریر کو مہذب کرنا بھی ضروری ہے۔ پس چونکہ اس وقت یہ جماعت ہی خیر الامم ہونے کی مدعی ہے۔ لہذا اس کے اخلاق اور تہذیب دوسروں کے واسطے اسوہ حسنہ ہونے چاہئیں۔ لہذا میں دوستوں سے یہ ضرور عرض کرونگا کہ جو امور خاکسار نے پیش کئے ہیں۔ چونکہ ان سے شان احمدیت کو خوبصورت اور ممیز رنگ میں پیش کرنا مقصود ہے۔ یہ ضرور ہے کہ ہم میں سے بعض امور کے خیال رکھنے اور ان پر عمل کرنے میں کچھ تکلیف بھی برداشت کریں گے۔ مگر خدا تعالیٰ کے ہاں اجر بھی پاویں گے۔ جیسا کہ حدیث نبوی میں ہے کہ من سن سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها یعنی جو ایک نیک امر کی سنت قائم کرتا ہے۔ اس شخص کے واسطے ایک اجر ہے۔ اور جو اور لوگ اس سنت پر عامل ہونگے۔ اس میں سے بھی اس کو حصہ ثواب کا ملیگا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ لوگ جو ہماری ہر ایک بات پر جلتے ہیں۔ اور ان کا ہمیشہ ہر بات میں نکتہ چینی ہے۔ ہماری ان باتوں پر نکتہ چینی کریں۔ اور ان پر معترض ہوں۔ مگر ہم کو دشمن کی نکتہ چینی سے کیا غرض ہے۔ ہم کو صرف یہ دیکھنا ضروری ہے کہ جو بات ہم سے کہی جاتی ہے۔ اگر یہ ہمارے واسطے مفید اور مدلل اور معقول ہے۔ اس کو لے لینا چاہئے۔ رہا نکتہ چینی سو بقول جناب سعدی صاحب ؎

چشم بد اندیش کہ بر کندہ باد

عیب نماید ہنرش در نظر

حضرت نور الدین اعظم کبھی حضرت اقدس علیہ السلام کو محبت سے "میرزا" کہدیتے۔ یا دشمن کے مستعمل لفظ کو تعریضاً استعمال کرتے۔ جیسا کہ لفظ "مرزائی" ہر گمر دنیا جانتی ہے کہ حضرت نور الدین اعظم کے دل میں حضرت مسیح موعود کی کیا رفعت اور عزت تھی لہذا وہ چونکہ حکیم السان تھے۔ اور ہر شخص ایسا نہیں لہذا دوسروں کے منہ سے ایسے الفاظ وہ شان نہیں رکھتے۔ بلکہ اگر وہ سبب حضرت نور الدین اعظم کی تقلید میں یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ تو ان کے منہ سے یہ الفاظ سخت ناگوار معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ زبان اور منہ حضرت نور الدین اعظم کا نہیں ہے۔ بلکہ وہ دوسرے شخص کے ہوتے ہیں۔ لہذا ان کے منہ سے وہ الفاظ موزوں نہیں معلوم ہوتے۔

جب ہم خود حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے واسطے ایسے الفاظ استعمال کریں۔ تو پھر دشمن بھی جب استعمال کرتا ہے۔ تو اس وقت سخت ہتک آمیز معلوم ہوتے ہیں۔ مگر ہم لوگ باوجود محسوس کرنے کے لاچار ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم میں خود ایسا کہنے والے موجود ہوتے ہیں۔ یہ طرز از روے قرآن کریم بھی سخت منع ہے۔ مثلاً راعنا کا ایک لفظ ہے جس کو اہل عرب کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے واسطے استعمال کرتے تھے مگر چونکہ اس کے اندر ایک پہلو ذم کا بھی موجود تھا لہذا قرآن کریم نے مومنوں کو اس کے استعمال سے روکا۔ پس جب مومن اس کو استعمال نہ کرتے تو غیر مومن کو بدرجہ اولیٰ روکا گیا۔ اور اگر وہ ایسا کرتے اور باوجود سمجھانے کے باز نہ آتے تو صاف معلوم ہوتا کہ یہ لفظ سوء ادب کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور اس کے عوض قرآن کریم نے انظرنا کا لفظ جاری کر دیا۔ جو کہ ہتک کا پہلو نہ رکھتا تھا۔ اسی سنت پر عمل کر کے خاکسار نے چند باتیں عرض کی ہیں۔ خدا کرے سارے بھائی میری اس تحریر کی اصل غرض کو سمجھ لیں اور وہ تجاویز یہ ہیں۔

اوّل تجویز یہ ہے۔ کہ ہمارے خطوط خواہ کتنے ہی مختصر کیوں نہ ہوں۔ ان کے آغاز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ہو۔ جیسا کہ حدیث نبوی میں ہے۔ کہ ہر ایک امر کو خدا کے نام سے آغاز کرو۔ پھر اس کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ہو۔ یعنی یہ جملہ ہو کہ نحمدہ ونصلی علی سیدنا محمد رسولہ الکریم۔ اور رسولہ الکریم کے قبل سیدنا محمد کا لفظ ضرور واضح طور پر موجود ہے۔ کیونکہ ہم پر یہ بھی بعض نادان اعتراض کرتے ہیں کہ رسولہ الکریم سے مراد ہمارا محمد رسول اللہ نہیں ہوتا۔ اور بعدہ حضرت مسیح موعود پر سلام ہو۔ جیسا کہ حدیث نبوی میں ہے۔ کہ آنے والے مسیح پر میرا سلام پہنچایا جاوے۔ اور اس کی تعمیل ضروری ہے۔ یعنی تیسرا جملہ یہ ہو والسلام علی المسیح الموعود اور اسکے بعد ہو السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ جیسا کہ حدیث نبوی میں ہے کہ اپنے کلام کی ابتداء سلام سے کرو۔ اسکے بعد اس شخص مکتوب الیہ کی طرف موزوں الفاظ و القاب میں خطاب اور تحریر ہو۔

دوسری تجویز یہ ہے۔ کہ جس تحریر یا خط پر ہمارے دستخط ہوں نام کے ساتھ لفظ احمدی ضروری طور پر ہو۔ یا جس کو ہم خط تحریر کریں جسکا ذکر ہماری تحریر میں ہو۔ اگر احمدی ہے اس کے نام کے ساتھ لفظ احمدی ضرور ہو تا کہ ہم اس کو اس ذریعہ سے شناخت کر سکیں کہ وہ ہم میں سے ہے۔ یا جو ناواقف اس نام کو دیکھے معلوم کر سکے کہ یہ شخص احمدی ہے اور اس کے واسطے ذریعہ تعارف و شناخت ہو۔ از غیر احمدیوں کے لئے ایک تبلیغ کا پہلو بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور ایک پہلو سے حضرت اقدس علیہ السلام کے ایک حکم کی تعمیل بھی ہے۔

تیسری تجویز یہ ہے۔ کہ ہماری گفتگو و مباحثات۔ تقریر و تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واسطے یہ الفاظ قطعاً ترک کر دیئے جاویں (۱) مرزا (۲) مرزا جی۔ (۳) مرزا صاحب (۴) حضرت مرزا صاحب (۵) مرزا غلام احمد صاحب (۶) ہمارے مرشد (۷) ہمارے پیر۔ کیونکہ ان الفاظ میں ایک پہلو ہتک کا بھی موجود ہے۔ اور ہم نے نہ حضرت صاحب کو مرزا ہونے کی حیثیت سے مانا ہے۔ اور نہ مرشد اور پیر کی حیثیت سے۔ بلکہ آنحضرت کو ان الفاظ سے یاد کیا جاوے۔ (۱) حضرت صاحب (۲) حضرت اقدس (۳) حضرت مسیح موعود (۴) حضرت احمد موعود (۵) حضرت امام علیہ السلام (۶) حضرت حجۃ اللہ (۷) حضرت جری اللہ (۸) حضرت احمد نبی اللہ۔ جن میں آنحضرت کی عزت اور عظمت مقصود ہے۔ اور مدنظر ناکی طرح صداقت الفاظ ہیں۔

چوتھی تجویز یہ ہے۔ کہ بعض دشمن ہم کو مرزائی یا قادیانی کہتے ہیں۔ اور بعض احمدی ان کی تقلید میں اپنی نسبت یہ الفاظ قبول کر لیتے ہیں۔ یا استعمال کر لیتے ہیں۔ سو عرض ہے۔ کہ ہمارا نام احمدی ہے۔ کیونکہ ہمارا حضرت احمد موعود کا اور احمد نام اسی مبارک انسان کا تجویز کردہ ہے۔ لہذا یہی نام استعمال کرنا ضروری ہے۔ جو اس پاک انسان کا تجویز کردہ ہے نہ دشمن کا تجویز کردہ لفظ۔ دشمن اس کو اکثر دشمنی اور گالی کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ سو ان کو ایسا کرنے پر جتا دینا چاہئیے۔ کہ صحیح لفظ احمدی ہے۔ اور مرزائی یا قادیانی نہیں۔ اور اگر اس کو اپنی نسبت استعمال ہوتے دیکھنا یا سننا نہیں پسند کرتے۔

پانچویں تجویز یہ ہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ صحابہ سے ملا جب مجھکو پایا۔ یعنی آپ کے حواری مثیل اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس اصحاب مسیح موعود ہوئے۔ تو جس طرح ہم اصحاب محمد رسول اللہ کی عزت کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ الرسول اول کو حضرت ابوبکر صدیق یا حضرت صدیق اکبر اور حضرت خلیفۃ الرسول ثانی کو حضرت عمر فاروق یا حضرت فاروق اعظم وعلیٰ ہذا القیاس کہنا ضروری ہے۔ تو اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اول کو حضرت نور الدین اعظم اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو حضرت محمود احمد یا حضرت فضل عمر کے باعزت ناموں سے یاد کرنا چاہئیے۔ ایسا کرنے میں ہمارے اپنے ہی اسلاف اور متقدمین کی عزت اور عظمت ہے۔ جو ہم پر واجب ہے۔

چھٹی تجویز یہ ہے کہ حضرت نور الدین اعظم کو (۱) حضرت خلیفۃ المسیح اول (۲) حضرت حکیم الامۃ حضرت نور الدین اعظم کے مبارک القاب سے یاد کیا جاوے۔ اور ان کو (۱) حکیم صاحب (۲) مولوی صاحب (۳) مولوی نور الدین صاحب کے خشک اسماء کے استعمال سے یاد نہ کیا جاوے۔

اسی طرح سے حضرت بشیر الدین محمود احمد کو (۱) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (۲) حضرت محمود احمد (۳) حضرت فضل عمر کے باعزت ناموں سے یاد کیا جاوے اور ان کو (۱) میاں (۲) میاں صاحب (۳) میاں محمود (۴) میاں محمود احمد (۵) مرزا محمود احمد (۶) محمود (۷) صاحبزادہ صاحب (۸) خلیفہ ثانی (۹) خلیفہ صاحب (۱۰) فضل عمر کے الفاظ سے یاد نہ کیا جاوے۔ کیونکہ ان الفاظ میں دشمن ایک ہتک اور تحقیر کا پہلو مدنظر رکھ کر یاد کرتے ہیں۔ سو ہم کو اس پہلو سے خود پرہیز کرنا ضروری ہے۔ اور دوسروں کو حتی الوسع روکیں۔

ساتویں تجویز یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی حرم محترم کو حضرت ام المومنین کے مبارک لقب سے یاد کیا جاوے۔ جیسا کہ ہمیشہ سے یعنی حضرت صاحب کے زمانہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ اور صرف مائی صاحبہ نہ کہا جاوے۔ اور اسی طرح حضرت صاحب کی جمیع اولاد کو آل احمد کے نام سے یاد کیا جاوے۔ اور گھر والوں کو اہل بیت کے معزز نام سے موسوم کیا جاوے۔ جیسا کہ خود خدا تعالےٰ نے الہامات حضرت صاحب میں یاد کیا ہے۔

آٹھویں تجویز یہ ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو یا جو منکران مسیح موعود ہیں بدوران گفتگو عزت کے الفاظ سے یاد کیا جاوے۔ اور تحریر و تقریر میں عزت اور ادب سے ان کا ذکر کیا جاوے تاکہ وہ بھی ہمارے قابل عزت و لائق احترام بزرگوں کو عزت سے یاد کریں۔ اور ہم کو ان سے ایسی ہی توقع رکھنی چاہئیے۔ اور اگر ان کی شرافت اور تہذیب ان کو انہی الفاظ اور اسماء کے استعمال پر مجبور کرے۔ جن سے کہ وہ ہمارے قابل احترام بزرگوں کو یاد کرتے ہیں تو اس سے ہمارا کیا بگڑتا ہے۔ خود ان کے اخلاق گرے ہوئے نظر آویں گے۔

اسی طرح ان کو پیغامی۔ یا پیامی۔ یا خواجہ شاہی کے الفاظ سے یاد نہ کرنا چاہئیے۔ بلکہ ان کو جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء یا جناب خواجہ صاحب اور ان کے رفقاء یا منکرین خلافت یا منکران احمد کہا جاوے۔ کیونکہ وہ خلافت اور حضرت صاحب کے احمد ہونے کے منکر ہیں۔ اور بس۔

ہاں جو اعتراض ان پر کئے جاویں۔ وہ نہایت شائستہ اور شستہ الفاظ میں ہوں۔ اور تہذیب اور اخلاق کا بہترین نمونہ ہوں۔ اور اسی طرح سے جوابات میں بھی یہ امور مدنظر ہوں۔ ہم کو اپنی اصلاح اخلاق کی ضرورت ہے۔ اور اسی کو مدنظر رکھا جاوے۔ اور اگر دوسروں کو ضرورت نہ ہو۔ تو ہم کو افسوس ہے۔ اور بس۔

نویں تجویز یہ ہے۔ کہ اپنے مخالفوں سے خواہ وہ جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء ہوں۔ یا کوئی اور منکران مسیح موعود ہوں۔ بدوران گفتگو و مباحثات اصل مدعا اور نفس الامری زیر بحث ہونا چاہئیے۔ اور دوسری طرف بات کو جانے نہیں دینا چاہئیے۔ اور دلائل کا بڑا حصہ اول قرآن کریم سے ہو۔ اور پھر وحی مسیح موعود سے اور پھر تحریرات حضرات امام علیہ السلام سے اور احادیث نبوی سے پھر سنت اللہ اور عقل سے۔ ہاں لازمی طور پر انظر الی ما قال مدنظر ہو۔ اور من قال مدنظر ہو یعنی اعتراض اور اس کے جواب سے غرض ہو معترض اور اسکی ذات سے غرض نہ ہو اور ذاتیات شکوہ و شکایت۔ گلہ۔ بدتہذیبی۔ ناشائستگی کج بحثی۔ گفتگو کو بدمزہ۔ اخلاق کو خراب اور اصل مدعا کو ضائع کردیتی ہے۔ اور سامعین پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔ اگر میرے معزز بھائی ان امور کو مدنظر رکھیں اور انکو رواج دیں۔ تو ہمارے اخلاق و گفتگو و مباحثات کا ایک خاص حد تک شائستہ رنگ بن سکیگا۔ اور بہت ساری اصلاح ہو جاویگی۔ اور خدا تعالےٰ اس میں برکت ڈالیگا۔ اور آپ جو لوگوں کا تو اس میں حرج کچھ بھی نہیں۔ ہاں فائدہ ضرور ہوگا۔ خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور

غیر ممالک کی برقی خبریں

مراکش میں جرمن ریشہ دوانی - لندن ۲۵- فروری پیرس کی ایک کمیونک مظہر ہے کہ دول عظمیٰ کے وزراء نے ان تجاویز پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا ہے کہ قدیم آسٹریا ہنگری ریاستوں میں ایک معاہدہ نہ ہونے کی صورت میں آسٹریا ہنگری کی اُس رقم کی ادائیگی سے پرہیز کیا جائے۔ جو یکم مارچ کو واجب ہو گی وزراء نے پولینڈ کو مال بھیجے جانے کے مسئلہ پر غور و بحث کی ہے - اور فرانس کے اس مطالبہ کی بھی سماعت کی ہے۔ کہ جرمنی سے اس امر کی ضمانت لی جائے۔ کہ وہ مراکش میں اُن ریشہ دوانیوں کو پھر شروع نہ کرے جو گذشتہ دس سال سے اُس کے زیر عمل ہیں۔

میونک میں سٹرائک ختم ہو گئی لندن ۲۷- فروری ذیو ریچ سے اطلاع دیگئی ہے کہ میونک کی اسٹرائک ختم ہو گئی ہے - لیکن ہر ایک مزدوری پیشہ اشخاص کو ایک بندوق اور ۲۰۰ کارتوس دیئے گئے

چین سے جرمنوں کا اخراج لندن ۲۱- فروری - بیل کا ایک تار مظہر ہے کہ جرمن گورنمنٹ نے اتحادی التوائے جنگ کے کمیشن سے بمقام اسپ چین سے جرمنوں کے اخراج کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے۔

صلح کانفرنس لندن ۲۶ فروری پیرس کی ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ دول عظمیٰ کے نمایندوں نے اس مسئلہ پر غور کیا کہ سرحدی مسائل پر غور کرنے کے لئے جس میں دشمن ممالک بھی شامل ہیں کمیشن کے سپرد کیا جائے - اور ایسے شرائط پیش کئے جس کی رو سے بلجیم مطالبات پر غور کیا جائیگا کانفرنس نے جنگی کونسل کی اس تجویز کو قبول کیا کہ ٹرانسلوانیا میں رومانوی اور ہنگرین سپاہ کے درمیان ایک درمیانی خط قائم کیا جائے اُس کے بعد ارمنوں کے مطالبات سے سنے گئے -

پریسیڈنٹ ولسن کی تقریر | لندن ۲ فروری

بوسٹن کا ایک تار مظہر ہے - کہ پریسیڈنٹ ولسن نے امریکہ میں لوگوں کے خیر مقدمانہ ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ گو کانفرنس صلح کی رپورٹ کے متعلق وہ کسی قسم کے خیالات کا قبل از وقت اظہار کرنا نہیں چاہتے ہیں - مگر اتنا وہ کہہ سکتے ہیں کہ کانفرنس کا کام بجد پیچیدہ ہے - اور ایسا ہے کہ اس کا تعلق ہر ایک بڑی اور چھوٹی قوم سے ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ اُنھیں مختلف قوموں کے نمائندوں سے اُن اعتدالی خیالات کو جو اُن لوگوں نے اپنے قومی مطالبات کے ذیل میں کانفرنس صلح کے سامنے پیش کئے ہیں معلوم کرکے کمال تعجب ہوا۔

میونک میں بدامنی - لندن ۲۴- فروری برلن ۲۳- فروری کا ایک تار مظہر ہے کہ اخبار "نوسک" لکھتا ہے۔ کہ جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں - اُن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں اسپارٹکسٹوں کی شورش روز بروز بڑھ رہی ہے - میونک کا کل اقتدار سنٹرل کونسل کے ہاتھ میں ہے۔ اس کونسل میں تین سوشلسٹ جماعتیں شامل ہیں - اخبار ڈوروارٹس اور ایک دوسرا سوشلسٹ اخبار رقمطراز ہے کہ کمیونسٹوں نے سنٹرل کونسل کو چھوڑ دیا ہے - رفاتر پر قبضہ کر لیا ہے - اور یہ کہ ایک گورنمنٹ قائم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے - جس میں آزاد خیال سوشلسٹوں کے ہاتھ میں کلی اختیارات رہیں گے۔

بالشویکی ہزیمت - لندن - ۱۲ فروری شمالی روس کی ایک انگریزی کمیونیک مظہر ہے کہ اتحادیوں نے خفیف نقصانات کے ساتھ کامیاب حملہ کرکے سیکو جاسرو یرجو سرو کو سے ۶۰ میل بجانب جنوب اور مرمان ریلوے پر واقع ہے - قبضہ کر لیا - بالشویکوں کا بہت نقصان ہوا - کیونکہ ۵۰ آدمی ہلاک ہوئے اور ۸۰ قیدی گرفتار کر لئے گئے - اور کثیر سامان جنگ بندوقیں اور ریلوے سامان گرفتار کیا گیا۔

مسٹر بونرلا نے ہوس آف کامنز میں کہا کہ جرمنوں نے جو انگریزی توپیں حاصل کی تھیں اُنکی واپسی کا فی الفور مطالبہ کیا گیا ہے

ہندوستان کی خبریں

ایوانہائے تجارت کی کانفرنس ملتوی ہندوستان کے ایوانہائے تجارت کی جو کانفرنس کلکتہ میں منعقد ہونے والی تھی وہ نمائندگی کی مشکلات کی وجہ سے ملتوی ہو گئی۔

مدراس میں اسکول جہازرانی کی تجویز گورنمنٹ مدراس مالکان جہاز اور دیگر اشخاص کی ایک کانفرنس بدیں غرض منعقد کرنے والی ہے۔ کہ قانونی کونسل صوبہ کی تجویز کے موافق جہازرانی کا ایک مدرسہ کھولنے پر بحث کریگی۔

ایک گورہ سپاہی کی خودکشی ساوتھ لنکا شائر رجمنٹ مقیم قلابہ (بمبئی) کی بارک میں البرٹ نامی ایک گورہ سپاہی مردہ پایا گیا - اور بندوق اُسکی ٹانگوں کے درمیان پڑی تھی جیوری نے خودکشی کا فیصلہ کیا۔

ہز ہائینس مہاراجہ کوچ بہار کی روانگی مرسیلز ہز ہائینس مہاراجہ کوچ بہار وہز ہائینس مہارانی صاحبہ ۲۴- فروری کو کلکتہ سے مدراس میل میں بیٹھ کر کولمبو روانہ ہو گئے - اور وہاں سے اسٹیمر شمپو بارو میں سوار ہو کر مرسیلز جائینگے۔

پارلیمنٹ میں درخواستیں مدراس میں رولیٹ بلوں کے خلاف ایک جلسہ منعقد ہوا یکشنبہ کو ایک پبلک جلسہ میں ایک درخواست تیار کی گئی اور دستخطوں کے لئے سب کے پاس بھیجی گئی اس قسم کی پانچ درخواستیں سر سبرامنی آئر کی ہدایت کے بموجب مرتب کی گئیں - اور یہ درخواستیں پارلیمنٹ میں بھیجی جائینگی۔

ہینٹنگ ایون ہینڈلے پیج آلات پرواز ۲۳ کی صبح کو نصیر آباد سے چل کر دہلی پہنچگیا

خریداران الفضل کو اطلاع

جن خریداران الفضل کا چندہ ماہ فروری میں ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام اس خیال سے وی پی نہیں کئے گئے کہ وہ مارچ میں جلسہ پر آنے والے ہیں۔ اس لئے ایسے سب مہربان قیمتیں لیتے آویں۔ یا کسی دوست کے ہاتھ بھیجدیں۔ یا بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں (منیجر)

باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا